بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۶ صلح ۱۳۴۳ہش | ۳۰ شعبان ۱۳۸۳ھ | ۱۶ جنوری ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۵ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل رات بہت بے چینی رہی۔ رات ایک بجے تک نیند نہیں آئی۔ پھر دوائی دینے سے نیند آگئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خوابوں کی تعبیر ہر ایک کے حال کے موافق ہُوا کرتی ہے

صالح آدمی کے خواب کی تعبیر اور ہوتی ہے اور شقی کی اور

"خوابوں کی تعبیر ہر ایک کے حال کے موافق ہُوا کرتی ہے۔ ایک دفعہ ابن سیرین کے پاس ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک کوڑے کے ڈھیر پر ننگا کھڑا ہوں۔ ابن سیرین نے کہا کہ اگر کوئی اور شخص کافر یا فاسق اس خواب کو بیان کرتا تو میں اس کی تعبیر اور بیان کرتا مگر تو اس تعبیر کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے سُن کہ کوڑے اور کھاد سے مراد تو دنیا ہے کہ جس میں تو موجود زندہ ہے اور ننگے ہونے سے مراد یہ ہے کہ تیرے صفات حسنہ سب لوگوں پر کھلے ہیں کیونکہ ننگا ہونے سے انسان کا سب ظاہر ہوجاتا ہے اسی طرح لوگ تیری خوبیاں دیکھ رہے ہیں۔ تو مطلب اس سے یہ ہے کہ صالح آدمی کے خواب کی تعبیر اور ہوتی ہے اور شقی کی اور۔"

(البدر ۹ جنوری ۱۹۰۳ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

مکرم مولانا شمس صاحب کی ایک خصوصی ملاقات

مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری

۳۰ دسمبر ۱۹۶۳ء کو بعد نماز ظہر مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کو حسب ارشاد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے بلایا گیا۔ جب وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے آئے تو سیدہ محترمہ نے فرمایا کہ آپ کو بلانے کا باعث یہ ہے کہ حضرت صاحب سوئے ہوئے تھے اور ہم لوگ دوسرے کمرے میں بیٹھے تھے کہ حضور نے زور سے آواز دی "شمس صاحب شمس صاحب"۔ ہم نے حضور کی یہ آواز دوسرے کمرے میں سنی جہاں ہم بیٹھے تھے۔ اس پر حضور کے کمرے میں جاکر دریافت کیا کہ حضور نے شمس صاحب کو کس لئے پکارا ہے۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ابھی خواب میں دیکھا کہ جمعہ کا دن ہے اور شمس صاحب خطبہ جمعہ دے رہے ہیں اور پھر انہوں نے جمعہ (باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۵ جنوری۔ کل صبح یہاں سورج نکلنے سے قبل معمول سے بہت زیادہ سردی تھی اور مطلع ابر آلود تھا۔ دن چڑھنے پر ہلکی سی بارش ہوئی جس کے دوران بہت چھوٹے چھوٹے رُوئی کے گالوں کی شکل میں خفیف سی برف باری ہوئی بعد ازاں اگرچہ دھوپ نکل آئی تاہم تمام دن سُن کر دینے والی ہوا چلتی رہی۔ آج صبح اگرچہ دھوپ نکلی ہوئی ہے لیکن سردی معمول سے بہت زیادہ ہے

رمضان المبارک کے دوران مسجد مبارک ربوہ میں

درس قرآن مجید، تراویح اور نمازوں کے اوقات

نمازوں کے اوقات:۔ مسجد مبارک ربوہ میں رمضان المبارک کے دوران پانچوں نمازوں کے اوقات حسب ذیل ہوں گے۔ نماز فجر ۔ ۶ بجکر ۲۰ منٹ، نماز ظہر ۔ ایک بجے، نماز عصر ۔ ۴ بجے، نماز مغرب اذان کے ۵ منٹ بعد، نماز عشاء سوا سات بجے

درس کے اوقات:۔ درس قرآن نماز ظہر کے بعد سوا ایک بجے شروع ہُوا کرے گا اور ساڑھے تین بجے تک جاری رہے گا۔ درس الحدیث و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز فجر کے بعد ہوگا۔

تراویح کا وقت:۔ نماز تراویح روزانہ نماز عشاء کے بعد ساڑھے سات بجے شروع ہُوا کرے گی جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب پڑھائیں گے۔

اس انتظام کے نگران مکرم مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح و ارشاد، مکرم ابوالمنیر نورالحق صاحب، اور مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب ہوں گے۔

صدر صاحبان محلہ جات ربوہ اپنے احباب کو مسجد مبارک کے اس پروگرام سے مطلع فرمائیں۔ اور تاکید فرمادیں کہ احباب درس اور تراویح میں بکثرت شامل ہوکر استفادہ کریں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواستِ دُعا

ربوہ واٹر سپلائی سکیم کے راستے میں بعض مشکلات درپیش ہیں۔ احباب و بزرگان سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان مشکلات کو اپنے فضل سے دور فرمادے اور ہماری کوششوں کو بار آور کرے آمین

خاکسار۔ بشارت الرحمٰن ایم۔ اے چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ جنوری ۶۴ء

مودودی صاحب کی سیاست اور اسلام

ہم کو سیاست سے بطور ایک پارٹی کے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ یہ احساس ضرور رہا ہے کہ مودودی صاحب پاکستان میں اسلام کے نام سے جو سیاسی شطرنج کھیل رہے ہیں اس سے نہ صرف ملک و قوم کو نقصان پہنچ رہا ہے بلکہ اسلام بھی دنیا میں بدنام ہو رہا ہے اور تبلیغ اسلام کے راستہ میں دیواریں کھڑی ہو رہی ہیں اس لئے ہم نے گاہ بگاہ آپ کے فریب کے شکار مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت سمجھی ہے مگر اس کے علاوہ جس بات سے اسلام کو سخت ضرب لگ رہی ہے وہ آپکا خود ساختہ نظریہ اسلام ہے جو قرآن کریم کی تعلیمات اور اسوہ رسول اللہ اور آپ کے صریح احکام اور توجیہات کے متضاد ہے اور اپنی اصلیت میں لادینی ہے۔

مودودی صاحب نے اپنے اس نظریہ کی تائید کے لئے نہ صرف آیات اللہ کو اپنے خواہشاتی معنی پہنانے کی کوشش کی ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور خلفائے راشدین کے عہد کی تاریخ کو بھی مسخ کرنے سے دریغ نہیں کیا اور نہ صرف صحابہ کرام رض کو اسلام کی تبلیغ کے لئے جبر استعمال کرنے کا ملزم ٹھہرایا ہے بلکہ آپ کی قلمکاری کے بے بنیاد تیروں سے وہ ذات پاک بھی محفوظ نہیں رہ سکی جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے "علیٰ خلقٍ عظیم" اور "رحمۃٌ للعالمین" جیسے عظیم الشان الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

بہرحال مودودی صاحب نے جو تضاد بیانیاں سیاست میں فرمائی ہیں وہ تو حکومت کے اقدام سے اب سکہ بندی کا درجہ حاصل کر چکی ہیں تاہم ابھی تک شاید بہت سے مسلمان ہیں جو اسلام کے نام کی وجہ سے اس دھوکے میں آئے ہوئے ہیں کہ مودودی صاحب واقعی ایک بڑے دینی عالم ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی انسان دوسروں کو فریب نہیں دے سکتا جب تک فریب دینے والے میں فریب دینے کی قابلیت نہ ہو۔ آپ نے دیکھا ہے کہ مجمع باز بھی کئی قسم کی خوبیاں رکھتے ہیں جن سے وہ نہ صرف لوگوں کو اپنے گرد جمع کر لیتے ہیں بلکہ اکثر اپنی ناکارہ دوائیاں اور تعویذ گنڈے بھی بیچنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ پھر جو زیادہ لکھا پڑھا ہوا ور شاعرانہ مذاق رکھتا ہے موقع کے لحاظ سے پھڑکتا ہوا فقرہ چست کر سکتا ہے یا شعر پڑھ سکتا ہے وہ دوسروں سے کہیں زیادہ کامیاب رہتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک نالائق سخن ساز کامیاب ہو ہی نہیں سکتا۔ پھر محض علم ہی نہیں بلکہ علم کو باموقع اور فریب دینے کی نیت سے استعمال کرنے کی قابلیت ایک خاص حیثیت رکھتی ہے جو کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔

مودودی صاحب نے کسی دینی مدرسہ سے تو شاید ڈگریاں حاصل نہیں کیں مگر ان کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مطالعہ کافی وسیع ہے مگر یہ قابلیت کا کمال نہیں بلکہ کمال یہ ہے کہ وہ غلط سے غلط اور ناحق سے ناحق بات کو بھی اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ معمولی سننے والا ایک بار تو ان کے فریب میں ضرور آ جاتا ہے۔ خاص کر وہ لوگ جو نسبتاً دینی علم رکھتے ہیں اور یا پھر ہیں تو بے علم مگر اسلام کے نام سے محبت رکھتے ہیں۔ آپ اپنی عبادت اور گفتگو میں اسلامی اصطلاحات کو اس طرح مزین کر سکتے ہیں کہ جس طرح کوئی ماہر مینا کار جھوٹے نگوں کو حیرت زدہ کر دیتا ہے۔

مودودی صاحب نے رائے عامہ کے لئے ۱۹۵۳ء کے فسادات پنجاب میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا (اگرچہ آپ بعد میں پھر گئے) چنانچہ آپ نے "قادیانی مسئلہ" لکھا۔ پھر آپ نے حال ہی میں رسالہ "ختم نبوت" تصنیف کیا ہے۔ ان کے علاوہ آزادی کے پہلے احمدیوں کے کابل میں سنگسار ہونے کے تعلق میں ایک رسالہ قتل مرتد بھی شائع کیا تھا جو از سر نو ۱۹۵۳ء کے فسادات میں بہت بڑی تعداد میں شائع کیا گیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ مودودی صاحب شروع ہی سے احمدیت کے خلاف "جہاد فی سبیل الشر" کرتے آئے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ اپنے راستہ میں احمدیت کو سب سے بڑی روک سمجھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اونے پونے جس طرح بھی ہو سکے اس جماعت کو راستہ سے ہٹا یا جائے وجہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام کا حقیقی نور پھیلاتی ہے اور جو سیاسی اندھیرا مودودی صاحب اسلام کے نام پر پھیلانا چاہتے ہیں وہ اس روشنی کی تاب نہیں لا سکتا۔ اس لئے مودودی صاحب اس سورج کو ہی نوچ لینا چاہتے ہیں جس سے اسلام کی شعاعیں نکلتی ہیں۔ متذکرہ بالا ان تین کتابچوں کے علاوہ بھی مودودی صاحب گاہ بگاہ احمدیت کے خلاف لکھتے رہتے ہیں آپ کے علاوہ آپ کے بعض شاگردوں نے تو احمدیت کے خلاف لکھنا ایک معمول بنا رکھا ہے۔

بہرحال مودودی صاحب نے جو کچھ احمدیت کے خلاف لکھا ہے وہ تحقیقاتی انداز سے بالکل مبرا ہے اور محض سیاسی پراپیگنڈا کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور زیادہ تر اپنی بنیادی روش کے مطابق ہیکیاویلی چالبازیوں کا ایک عبرتناک نمونہ ہے جس طرح ایک تیسرے درجہ کا سیاسی لیڈر عوام کو خوشنما فقرہ طرازی سے بہکانے کی کوشش کرتا ہے بعینہٖ اسی طرح مودودی صاحب احمدیت جیسی خالص دینی تحریک کی مخالفت فریب کارانہ طریق سے حقیقت سے بالکل بے نیاز ہو کر کرتے ہیں۔ بلکہ کہنا چاہیئے کہ آپ ایک سیاسی قمار باز ہیں جس نے حق و صداقت کو بازی پر لگا دیا ہے۔ چنانچہ آپ اپنے کتابچہ "ختم نبوت" میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"اس مقام پر یہ بحث چھیڑنا بالکل لاحاصل ہے کہ وہ (حضرت عیسےٰ علیہ السلام۔ ناقل) وفات پا چکے ہیں یا زندہ کہیں موجود ہیں۔ بالفرض وہ وفات ہی پا چکے ہوں تو اللہ تعالےٰ انہیں زندہ کر کے اٹھا لانے پر قادر ہے۔"

اس فقرہ سے واضح ہے کہ آپ کی غرض ہرگز احقاق حق نہیں ہے بلکہ چونکہ آپ احمدیت کی مخالفت پر ادھار کھائے ہوئے ہیں اس لئے آپ ایک ایسا مفروضہ پیش کرتے ہیں جو آج تک کسی مسلمان نے پیش نہیں کیا اور جس کی قرآن کریم اور احادیث نبوی صریح تردید کرتی ہیں کہ کوئی انسان جو ایک دفعہ مر جاتا ہے اس دنیا میں دوبارہ زندہ ہو کر واپس نہیں آ سکتا۔ آپ اپنے اس انوکھے مفروضہ کے لئے "اللہ تعالےٰ کی قدرت" کی پناہ لیتے ہیں [illegible] سوال تو صرف ایک واقعہ کی تحقیقات کا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا وفات پا چکے ہیں۔ احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ آپ وفات پا چکے ہیں اس لئے دوبارہ دنیا میں واپس نہیں آئیں گے اور احادیث میں جن ابن مریم ؑ کے آنے کی خبر دی گئی ہے وہ صرف آپ کے مثیل ہوں گے۔ اس نتیجہ سے بچنے کے لئے آپ یہ بالکل نیا اور تمام اسلامی تاریخ سے متضاد مفروضہ پیش کر رہے ہیں۔ محض اس لئے کہ آپ ابن مریم ؑ کے متعلق جتنی احادیث ہیں انکو ظاہر پر محمول کرنا چاہتے ہیں مگر چونکہ قرآن کریم اور دوسری احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ وفات پا چکے ہیں اس لئے آپ اس سچائی کے مقابلہ سے خوفزدہ ہو کر گریز کی یہ راہ تلاش کرتے ہیں۔ بعینہٖ اس ہارے ہوئے قمار باز کی طرح جو آخری بازی میں اپنا گھر بار ہی لگا دیتا ہے تاکہ شاید ہارا ہوا مال واپس آ جائے اسی طرح مودودی صاحب نے حقیقت کو بازی پر لگا دیا ہے۔

"اللہ تعالےٰ کی قدرت" کا فارمولا اتنا کھوکھلا ہے کہ دنیا میں کوئی تاریخی حقیقت اسکی وجہ سے ثابت ہی نہیں ہو سکتی۔ سوال یہ ہے کہ یہ فارمولا اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے استعمال ہو سکتا ہے تو خود سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے کیوں استعمال نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ اللہ تعالےٰ ایک بنی اسرائیلی نبی کو اسلام کی مدد کے لئے دوبارہ زندہ کرے وہ خود سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو کیوں نہ دوبارہ زندہ کرے تاکہ آپ کی ذات اس اعتراض سے بچ جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کے بغیر آپ کا دین نہیں بچ سکتا تھا۔ آپ نے احمدیت کی مخالفت برائے مخالفت کے جوش میں یہ خیال بھی نہیں کیا کہ آپ کے اس مفروضہ سے موجودہ عیسائیت کو کس قدر تقویت پہنچتی ہے۔ اور اسلام اور خود سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کتنی توہین ہوتی ہے۔ موجودہ مشرکانہ عیسائیت کا تو انحصار ہی اس عقیدہ پر ہے کہ یسوع مسیح صلیب پر وفات پا کر تین دن کے بعد دوبارہ زندہ ہو گئے تھے۔ یہی چیز ہے جس سے عیسائی آپ کی الوہیت پر استدلال کرتے ہیں جب مسلمانوں کی ان کو ایسا مؤید مل جائے تو ان کیلئے کتنی مسرّت کا باعث ہو سکتا ہے اور مودودی صاحب کے اس حوالہ سے وہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں کتنی تقویت حاصل کر سکتے ہیں مگر مودودی صاحب کو اس سے کیا ان کی غرض تو احمدیت کی مخالفت ہے۔ (باقی)

جماعتِ کراچی کا دس ہزار کا وعدۂ وقفِ جدید

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید نے احباب کرام کراچی کی طرف سے ساتویں سال کا پہلا وعدہ مبلغ دس ہزار روپیہ کا ارسال فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ جملہ احباب کو اجر عظیم بخشے۔ دنیا اور آخرت کی برکات سے نوازے۔ اور روحانی و جسمانی نعماء سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے نام پر ایک دردمندانہ اپیل

اندرونی اختلافات اور فرقہ وارانہ تنافر کو دور کرنے کے لئے ایک مؤثر تدبیر

خطبہ جمعہ فرمودہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس

مورخہ ۳ر جنوری کو جماعت احمدیہ کی مرکزی مسجد مسجد مبارک میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد انچارج شعبہ تالیف و تصنیف نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

شمسی سال کا آغاز ہو چکا ہے اور آج نئے سال کا پہلا جمعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نئے سال کو ہم سب کے لئے مبارک کرے اور اسلام کی ترقی کا باعث بنائے اور ساری دنیا کے لوگوں کے لئے عموماً اور مسلمانوں کے لئے خصوصاً خیر و برکت کا موجب بنائے اور ہمارے عزیز وطن پاکستان کو ہر قسم کے خطرات اور آفات سے اپنی حفاظت میں رکھے اور اس کی ترقی و استحکام کے لئے تمام ضروری اسباب اور وسائل مہیا فرمائے۔ آمین

اس دعا کے بعد میں اس مبارک دن میں خطبہ جمعہ کے ذریعہ تمام ان علماء اور اکابر کی خدمت میں جو جماعت احمدیہ کے مخالف ہیں اور بذریعہ تقریر و تحریر حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور آپ کی جماعت کو گالیاں دیتے اور ان کے خلاف سخت بدزبانی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے کامل رسول نبیوں کے سردار خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ سخت کلامی کا طریق چھوڑ دیں اور اسی طرح میں مسلمانوں کے دیگر مختلف فرقوں اور جماعتوں کے علماء سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف بدزبانی نہ کریں اور نہ سخت کلامی سے پیش آویں بلکہ ایک دوسرے کی غلطیوں کی اصلاح اور عقائد کی درستی دلائل کے ذریعہ اعظانہ رنگ میں برادرانہ اور دوستانہ ماحول میں کریں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد

المسلم من سلم المسلمون
من لسانہ ویدہ

کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھیں کہ مسلمان وہ ہوتا ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے سب دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ اسی لئے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے جماعت میں داخل ہونے کی دس شرائط بیعت میں ایک شرط یہ رکھی کہ بیعت کرنے والا

"عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔"

یہ شرط آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مذکورہ بالا ارشاد پر عمل کرنے کے لئے تجدید عہد کے طور پر رکھی گئی ہے۔ تا مسلمانوں میں ایک دوسرے کو کافر اور فاسق کہنے اور سخت کلامی کی جو مرض پائی جاتی تھی وہ دور ہو۔

پس جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حتی الامکان اس پر عامل ہے۔ اگر کسی وقت کوئی احمدی سخت لفظ استعمال کرتا ہے۔ تو وہ حد درجہ کی سخت کلامی اور بدزبانی اور اشتعال انگیزی کے جواب میں ہوتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں میں بھی جہاں کہیں کوئی سخت لفظ استعمال ہوا ہے وہ تحریری سخت حملوں کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ اور عقلاً یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ شخص جو لوگوں کو اپنے دعوے کے قبول کرنے کے لئے دعوت دیتا ہے۔ وہ ابتدائی طور پر ان کے لئے سخت کلامی کر ہی نہیں سکتا۔ ورنہ اس کا مقصد کہ لوگ اس کی باتیں سنیں اور اس کے دعوے کو قبول کریں پورا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے سخت کلامی کی ابتداء ہمیشہ مامورین من اللہ کے مخالفین کی طرف سے ہوتی ہے اور جب ان کی سخت کلامی حد سے بڑھ جاتی ہے اور ضرورت ہوتی ہے کہ ان کا جواب سختی سے دیا جائے تو وہ اس نیت سے سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ کہ مخالفین محسوس کریں کہ سخت الفاظ کتنا دکھ دیتے ہیں اور تا وہ سخت کلامی سے باز آجائیں۔ اور اس حالت میں بھی ان کے الفاظ صرف انہی مخالفین کے لئے بطور بیان واقعہ ہوتے ہیں جو انہی بدکرداری اور بدزبانی کے لحاظ سے ان الفاظ کا مصداق بن چکے ہوں۔

چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی جن کی تعلیم حد درجہ نرمی اور محبت و آشتی پر مبنی تھی اپنے وقت کے فقیہی اور فریسی علماء کے حق میں ان کی گالیوں اور بدکرداری کے جواب میں بیان واقعہ کے طور پر بد اور حرامکار، سانپ اور سانپوں کے بچے، ریاکار اور شیطان وغیرہ سخت الفاظ استعمال کرنے پڑے اور دوسری قوموں کو سؤر اور کتے قرار دیا۔

اسی طرح قرآن مجید میں بھی کفار کی نسبت کالانعام۔ شر الدواب۔ شر البریۃ حصب جہنم۔ اولیاء الطاغوت۔ صم۔ بکم۔ عمی۔ وغیرہ الفاظ آتے ہیں۔ یعنی وہ حیوانوں کی مانند ہیں۔ بلکہ چارپایوں سے بھی بدتر ہیں۔ بدترین مخلوق۔ ایندھن جہنم۔ شیطان اور شیطان کے دوست۔ بہرے۔ گونگے۔ اندھے۔ عیب چین۔ چغل خور۔ نیکی سے روکنے والے حد سے بڑھے ہوئے۔ گناہگار۔ سرکش اور حرامزادہ یعنی غیر باپ کی طرف منسوب وغیرہ سخت الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ قرآن مجید کا طریق بیان اگرچہ عام ہے لیکن مراد خاص لوگ ہیں۔ چنانچہ مولانا شبلی ایسے قرآنی کلمات کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں:۔

"قرآن مجید میں بہم اعلانیہ ان بدکاروں کی شان میں آیتیں نازل ہوتی تھیں۔ اور گو طریقۂ بیان عام ہوتا تھا لیکن لوگ جانتے تھے کہ روئے سخن کن کی طرف ہے۔"

(سیرت النبی جلد اول طبع اول صفحہ ۲۰۲)

مگر شرانگیز لیڈروں نے ان الفاظ کو عمومیت کا رنگ دے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف لوگوں کو اکسانے کے لئے ایک حجت بنا لیا۔ اور انہیں گالیاں سمجھا اور اپنے معبودوں کی توہین خیال کی۔ چنانچہ سرداران قریش کا ایک وفد آپ کے چچا ابوطالب کے پاس آیا اور کہا کہ تیرے بھتیجے نے ہمارے آباؤ اجداد کو کم عقل اور بے وقوف اور گمراہ کہا ہے اور ہمارے معبودوں کو گالیاں دے کر ان کی توہین کی ہے۔ اس لئے یا تو اپنے بھتیجے کو سخت کلامی سے باز رکھو یا اس سے علیحدہ ہو جاؤ ہم اس سے نپٹ لیں گے ورنہ قوم سے مقابلہ کے لئے تیار ہو جاؤ (طبری لابن جریر)

اسی طرح بعض مقامات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی نام ظاہر کئے بغیر ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو بظاہر سخت خیال کئے جاتے ہیں۔ مگر جس وقت وہ الفاظ لکھے گئے تھے سب جانتے تھے کہ ان کے مخاطب خاص لوگ تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود کئی بار اس کی تصریح بھی فرمائی ہے۔ مثلاً آپ اپنی کتاب ایام الصلح میں ٹائیٹل پیج صفحہ ۲ پر فرماتے ہیں:۔

"ہماری اس کتاب اور دوسری کتابوں میں کوئی لفظ یا کوئی اشارہ ایسے معزز لوگوں کی طرف نہیں ہے۔ جو بدزبانی اور کمینگی کا طریق اختیار نہیں کرتے۔"

اور اپنی کتاب لجۃ النور میں فرماتے ہیں:۔

"ہم صالح علماء اور مہذب شرفا کی ہتک سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ خواہ مسلمانوں میں سے ہوں یا عیسائیوں میں سے یا آریوں میں سے ہمارے نزدیک سب قابل عزت ہیں بلکہ ہمیں تو ان کے بے وقوفوں سے بھی واسطہ نہیں ہے۔ ہمارے مخاطب تو صرف وہ لوگ ہیں، جو اپنی بدزبانی اور گندہ دہانی کی وجہ سے مشہور ہو چکے ہیں ورنہ جو لوگ نیک ہیں اور بدزبان نہیں ہیں۔ ہم ان کا ذکر ہمیشہ بھلائی کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور ان کی عزت کرتے ہیں بلکہ بھائیوں کی طرح ان سے محبت کیا کرتے ہیں۔"

پھر آپ نے اپنی زندگی میں مختلف مذاہب اور مختلف اسلامی فرقوں اور جماعتوں میں رواداری کی فضا اور دوستانہ ماحول پیدا کرنے کے لئے بارہا کوشش کی۔ ایک دفعہ آپ نے حکومت وقت سے یہ بھی درخواست کی کہ

"مختلف مذاہب اور مختلف فرقوں میں صلح کاری پھیلانے کے لئے کچھ عرصہ کے لئے ایک دوسرے پر مخالفانہ حملے قانوناً روک دیئے جائیں اور یہ قانون جاری کیا جائے کہ ہر ایک فرقہ صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اور دوسرے پر ہرگز حملہ نہ کرے۔"

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۴۲)

اور اسی طرح آپ نے علماء کو بارہا اس طرف توجہ دلائی کہ بدزبانی اور سخت کلامی چھوڑ دیں۔ اور کئی بار صلح کی پیشکش کی۔ لیکن ہر دفعہ انہوں نے نہایت متکبرانہ انداز میں آپ کی درخواست رد کر دی۔ ایک مرتبہ ۵ر مارچ ۱۹۰۱ء کو آپ نے "الصلح خیر" کے زیر عنوان ایک اشتہار شائع کیا جس میں علماء کو مخاطب کر کے لکھا:۔

"آج پھر میرے دل میں خیال آیا کہ میں ایک مرتبہ پھر آپ صاحبوں کی خدمت میں مصالحت کے لئے درخواست کروں مصالحت سے میری مراد یہ نہیں کہ میں آپ صاحبوں کو اپنا ہم عقیدہ بنانے کے لئے مجبور کروں یا اپنے عقیدہ کی نسبت اس بصیرت کے مخالف کوئی کمی بیشی کروں جو خدا نے مجھے عطا فرمائی ہے بلکہ اس جگہ مصالحت سے صرف یہ مراد ہے کہ فریقین باہم پختہ عہد کریں کہ وہ اور تمام لوگ جو ان کے زیر اثر ہیں ہر ایک قسم کی سخت زبانی سے باز رہیں سخت زبانی میں یہ بات داخل ہوگی کہ ایک فریق دوسرے فریق کو ان الفاظ سے یاد کرے کہ وہ دجال ہے بے ایمان ہے یا فاسق ہے مگر یہ کہنا کہ اس کے بیان میں غلطی ہے یا خاطی ہے یا مخطی ہے سخت زبانی میں داخل نہ ہوگا اور کسی تحریر یا اشارہ کنایہ سے فریق مخالف کی عزت پر حملہ نہ کریں اور اگر دونوں فریق میں سے کوئی صاحب اپنے فریق مخالف کی مجلس میں جائے تو جیسا کہ شرط تہذیب اور شائستگی ہے فریق ثانی سے مدارات سے پیش آوے ...... اور میں نے یہ انتظام کر لیا ہے کہ ہماری جماعت میں سے کوئی شخص تحریر یا تقریر کے ذریعہ سے کوئی ایسا مضمون شائع نہیں کرے گا جس میں آپ صاحبوں میں سے کسی صاحب کی تحقیر اور توہین کا ارادہ کیا گیا ہو اور اس انتظام پر اس وقت سے پورا عمل درآمد ہوگا جب کہ آپ صاحبوں کی طرف سے اس مضمون کا ایک اشتہار نکلے گا کہ آئندہ آپ پورے عہد سے ذمہ دار ہو جائیں گے کہ آپ صاحبان نیز ایسے لوگ جو آپ کے زیر اثر ہیں یا زیر اثر سمجھے جا سکتے ہیں ہر ایک قسم کی بدزبانی اور ہجو اور سب و شتم سے مجتنب رہیں گے اور اس نئے معاہدہ سے آئندہ اس بات کا تجربہ ہو جائے گا کہ کسی فریق کی طرف سے زیادتی ہے اس سے آپ صاحبوں کو سمجھنا نہیں کہ تہذیب سے رد لکھیں اور نرم اس طریق سے دلکش ہو سکتے ہیں۔ لیکن دونوں فریقوں پر واجب ہوگا کہ ہر ایک قسم کی بدزبانی اور بدگوئی سے مونہہ بند کر لیں مجھے بہت خوشی ہوگی جب آپ کی طرف سے یہ اشتہار پہنچے گا اور اسی تاریخ سے ان تمام امور پر ہماری طرف سے بھی عمل درآمد شروع ہوگا۔ بالفعل اس اندرونی تفرقہ کے مٹانے کے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں"۔

(تبلیغ رسالت جلد ۱ ص ۹)

علماء کی طرف سے اس مصالحانہ پیش کش کا جواب مولوی عبدالواحد صاحب خانپوری نے زیر عنوان اظہار مخادعۃ مسیلمۃ قادیانی بجواب اشتہار لولس ثانی الملقب بہ کشف الغطاء عن ابصار اہل العمی مطبوعہ ۱۹۰۱ء امرتسر میں غیر احمدیوں کی طرف سے احمدیوں کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے یہ دیا:-

"مرزا نے ان (یعنی احمدیوں ناقل) کو کہا کہ صبر کرو میں لوگوں سے صلح کرتا ہوں اگر صلح ہو گئی تو مسجد بنانے کی کچھ حاجت نہیں اور نیز اور بہت قسم کی ذلتیں اٹھائیں معاملہ و زناد مسلمانوں سے بند ہو گیا عورتیں منکوحہ مخطوبہ بوجہ مرزائیت کے چھینی گئیں مردے ان کے بے تجہیز و تکفین اور بے جنازہ گڑھوں میں دبے گئے وغیرہ وغیرہ تو کذاب قادیانی نے یہ اشتہار مصالحت کا دیا"۔

اس جواب سے ظاہر ہے کہ اس وقت کے مخالف احمدیت علماء حضرت بانی جماعت احمدیہ اور آپ کی جماعت کے خلاف بدزبانی اور سخت کلامی سے باز رہنا پسند نہیں کرتے تھے اور آج بھی ان میں سے بعض مولوی اپنی تقریروں اور تحریروں میں حضرت بانئے جماعت احمدیہ اور آپ کی جماعت سے متعلق انتہائی درجہ دل آزار کلمات استعمال کرتے اور سخت کلامی اور بدزبانی کرتے ہیں۔ اس وقت ملکی حالات کو دیکھتے ہوئے اور استحکام پاکستان اور اس کی فلاح بہبود اور سالمیت کے لئے ضروری سمجھتے ہوئے آج ہم اپنے مخالفین کے سامنے پھر انہیں شرائط صلح کو پیش کرتے ہیں جو آج سے ۶۳ سال پہلے حضرت بانئے جماعت احمدیہ نے پیش کی تھیں اور جنہیں اس وقت کے علماء نے ازراہ تکبر رد کر دیا تھا۔

میں بحیثیت ناظر اصلاح و ارشاد و انچارج تالیف و تصنیف سلسلہ احمدیہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ اگر ہمارے مخالف علماء ان شرائط کو منظور کر لیں تو ہمارے مقرر اور ہمارے نامہ نگار اور ایڈیٹران جرائد و رسائل ان شرائط کی انشاء اللہ تعالیٰ پوری پوری پابندی کریں گے اور اگر حضرات علماء فی الواقع اصلاحی اخلاق کے مظہر بننا چاہتے ہیں تو انہیں ان شرائط مصالحت کی منظوری کے اعلان میں ہرگز توقف نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ایسی صلح اندرونی تفرقہ در فرقہ داریت و منافرت کو زائل کرنے کے لئے نہایت اچھی اور مؤثر تدبیر ہے۔

٭

درخواست دعا

محمود ریاض جمیر صاحب جلسہ سالانہ کے ایام سے بیمار ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(شکیل زاہد ہارون آبادی)

وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا

عنوان زیر بالا کے تحت متعدد بار خاکسار کی طرف سے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کی جا چکی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے محبت و شفقت کے واقعات تحریر فرما کر خاکسار کو ارسال فرماویں تا کہ ایسے تمام واقعات یکجا جمع کر کے الہام الٰہی کی صداقت کی واقعاتی شہادات ایک کتاب کی صورت میں شائع کر دی جاویں۔ بہت سے احباب نے اس سلسلے میں خاکسار سے خط و کتابت کی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ باقی احباب کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس طرف جلد توجہ فرماویں۔ (سیکنگ انڈسٹریل ... [illegible])

وفات

خاکسار کے والد محترم سید عبدالعزیز شاہ صاحب قضائے الٰہی سے دو ماہ بعارضہ ... [illegible] بیمار رہنے کے بعد ۹ جنوری ۱۹۶۴ء بروز جمعرات ۱۱½ بجے صبح قلعہ سوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے سادہ، منکسر المزاج اور مخلص احمدی تھے۔ وفات کے وقت اکثر عزیزان ان کے پاس ہی تھے۔ مرحوم نے اپنے بعد ایک بیوہ دو لڑکیاں اور دو لڑکے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ نماز جنازہ خاکسار نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا ہر لحاظ سے حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال ضلع جہلم)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۹ دسمبر کو حضرت حاجی محمد فاضل صاحب کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب بڑتالوی مولوی فاضل کی بیٹی عزیزہ بشریٰ پروین صاحبہ بی۔ اے کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں بہت سے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت شامل ہوئے۔ تقریب کا آغاز محترم حافظ مبارک احمد صاحب فاضل نے تلاوت قرآن پاک سے کیا جس کے بعد حضرت حاجی محمد فاضل صاحب نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم دعائیہ کلام پڑھ کر سنایا بعدہٗ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین سو تیرہ صحابہ میں سے ہیں پرسوز دعا کرائی۔

محترمہ بشریٰ پروین صاحبہ بی۔ اے کا نکاح ۲۸ دسمبر کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم مولانا شمس ... [illegible] مکرم چوہدری فضل احمد صاحب بی۔ اے محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ مہر پڑھا تھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اہلیہ صاحبہ حاجی محمد فاضل صاحب نے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔

خدام الاحمدیہ دارالیمن کی سالانہ تقریب

مجلس خدام الاحمدیہ دارالیمن ربوہ ایک سالانہ تقریب و جلسہ تقسیم انعامات ۱۵ جنوری بروز بدھ منعقد کر رہی ہے۔ یہ تقریب انشاء اللہ تعالیٰ بعد نماز مغرب محلہ کی مرکزی گنبد والی مسجد میں ہوگی۔ مقامی احباب سے درخواست ہے کہ اس جلسہ میں شرکت فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(زعیم خدام الاحمدیہ دارالیمن ربوہ)

قوموں کی اصلاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ فرماتے ہیں:-

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"۔

الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رمضان المبارک کی برکات اور حکمتیں

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سنگاپور

اسلامی سال کے مبارک ترین مہینے یعنی رمضان المبارک کا آغاز ہو رہا ہے یہ وہ بابرکت اور مقدس مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنا ابدی کلام اور شریعت نازل فرمائی اور جس میں تمام اسلامی دنیا میں ایک عجیب روحانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور عجیب قسم کی رونق اور چہل پہل ہوتی ہے جو دوسرے مہینوں میں نظر نہیں آتی مجموعی لحاظ سے ایک پوری کی پوری مسلم قوم بلا تفریق فرقہ وملت ایک خاص روحانی ضبط و نظم اور ڈسپلن کی پابند ہو جاتی ہے۔ نمازوں کا پہلے سے بہت زیادہ انتظام اور تلاوت قرآن پاک اور درس قرآن وحدیث اور تراویح اور تہجد اور سحری وغیرہ کا خاص اہتمام و التزام کیا جاتا ہے

روزہ اور موسمی کیفیات

روزہ میں ایک سچا مسلمان محض اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کی خاطر اپنے آپ کو کھانے پینے کی چیزوں اور ہر قسم کی نفسانی خواہشات سے باوجود ان تمام امور پر قدرت رکھنے کے روکتا ہے گویا ایک طرف وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے کے لحاظ سے اُس کی خوشنودی اور رضا حاصل کرتا ہے اور دوسری طرف وہ خود اپنے نفس پر قابو پانے اور تحمل کرنے کی طاقت اور تجربہ حاصل کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ روزوں کا نظام اللہ تعالیٰ نے ایسا مقرر کیا ہے یعنی اسلامی تقویم کو قمری حساب سے رکھا ہے جس کی وجہ سے رمضان شریف کا مہینہ ہمیشہ ایک ہی موسم میں نہیں آتا بلکہ بدلتا رہتا ہے اور رمضان شریف ہر ملک کے ہر قسم کے موسم میں کبھی نہ کبھی آتا رہتا ہے تاکہ سخت سے سخت اور اچھے سے اچھے اور نرم سے نرم اور درمیانے غرضیکہ ہر قسم کے موسم میں انسان یہ تجربات حاصل کر سکے اور وقت آنے پر اس کے لئے کوئی مشقت اور محنت و تکلیف بھی ناممکن معلوم نہ ہو۔ اور وہ اس قابل ہو جائے کہ تقوے کے حصول کے ذرائع کو ہر جگہ اور ہر موسم میں باسانی استعمال میں لا سکے اور موسمی کیفیات اس کے لئے مشکل پیدا نہ کر سکیں اور نہ اسے اس بارہ میں کسی سستی یا غفلت میں مبتلا کر سکیں۔

روزے کب فرض ہوئے

جسمانی لحاظ سے روزہ کی مشقت پر نظر کرکے بعض نام نہاد مغربی مفکرین روزہ کے احکام کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی تنگی زندگی کی مشکلات اور غذائی قلت کا ردعمل یا ہنگامی علاج تصور کرتے ہیں جو صرف اس وقت کے لئے ضروری تھا حالانکہ ان کا ایسا خیال اسلامی تاریخ سے ان کی لاعلمی اور جہالت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ روزے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۲ہجری میں فرض کئے گئے تھے۔ جبکہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمان نسبتاً فراخی اور آرام و آسائش کی زندگی گزار رہے تھے اور اس وقت ضروریات زندگی کی کمی یا غذائی قلت جیسی مشکلات کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔

رزق میں ظاہری برکت

اس مبارک مہینہ کی ایک ظاہری خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس خیر و برکت کے مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمومی طور پر (الا ماشاء اللہ) کھانے پینے کی چیزوں میں ایسی غیر معمولی خیر و برکت بھر دی جاتی ہے کہ غریب سے غریب مسلمان کے گھر کا دسترخوان بھی اس مہینہ میں وسیع ہو جاتا ہے اور اکثر بار دوستوں اور ہمسائیوں کے گھروں میں مختلف کھانوں کا آنا جانا اور مسجدوں وغیرہ میں روزانہ کسی نہ کسی طرف سے حصول ثواب کی خاطر افطاری کے انتظامات ہوتے رہتے ہیں۔ امراء غرباء اور بھوکے پیاسے مسلمان بھائیوں کا غیر معمولی طور پر خیال رکھتے ہیں اور غریب بھی کوشش کرتے ہیں کہ وہ بھی کسی نہ کسی رنگ میں اپنے ماحول میں رہنے والوں کی خدمت اور تواضع کر سکیں۔ دن بھر بھوک پیاس اور عبادت اور کام کی تھکاوٹ کے بعد افطار کے وقت جو فرحت اور راحت اور روحانی و جسمانی لذت حاصل ہوتی ہے۔ اور جو لطف رات کو تراویح اور تہجد اور دعاؤں اور تلاوت میں حاصل ہوتا ہے وہ ایسی عجیب اور پرکیف کیفیت ہوتی ہے کہ اس کا مزا اور احساس وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہیں اس سے وافر حصہ ملتا ہے۔ رمضان گزرنے کے بعد انسان سال بھر اسی کی یاد اور لذات سے لطف اندوز ہوتا رہتا ہے۔

روزے کے طبی فوائد

کوئی زمانہ تھا کہ یورپ کے نادان فلسفی سائنسدان اور مذہبی رہنما روزوں کے متعلق اسلامی احکامات پر ہنسی اڑایا کرتے تھے اور روزوں کو تکلیف مالایطاق اور مضر صحت قرار دے کر اسلام سے بیزاری کا اظہار کیا کرتے تھے مگر آج وہی لوگ نہ صرف یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ روزہ طبی اور صحتی لحاظ سے نہایت مفید ہے۔ بلکہ وہ بعض بیماریوں کے علاج کے لئے اب اسے ضروری اور لابدی قرار دیتے ہیں اور امریکہ کے کئی ہسپتالوں میں بعض دماغی اور معدے کی بیماریوں کا علاج روزہ سے کیا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ روزہ صحت برقرار رکھنے اور بعض بیماریوں کے دور کرنے کے لئے ایک قدرتی آئین ہے۔ جو جانور اس قانون قدرت پر عامل ہے وہ بیمار نہیں ہوتا۔ اور اگر کبھی ہوتا بھی ہے تو اس قدرتی علاج کے استعمال سے جلد اچھا بھی ہو جاتا ہے عموماً دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی جانور بیمار ہو جاتا ہے تو وہ ادنیٰ لمحہ کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ بہت جلد صحت یاب ہو جاتا ہے۔ گھریلو جانوروں بلی۔ کتوں۔ گائے۔ بھینسوں میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ وہ معمولی بیماری پر کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں اور اسی طرح اسی قدرتی علاج سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور یہ قدرتی ذریعہ علاج صرف حیوانات ہی کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر ذی روح کے لئے عام ہے۔ انسان عموماً کھانے پینے کے معاملہ میں قانون قدرت کی خلاف ورزی کرتا اور اعتدال سے تجاوز کرتا رہتا ہے اور اس کی سزا بیماری کی شکل میں پاتا ہے پس روزہ۔ تزکیۂ نفس تزکیہ قلب و دماغ اور عام جسمانی اندرونی صفائی اور زہریلے مواد کے ازالہ کے لئے نہایت ضروری ہے۔

حصول تقویٰ کا ذریعہ

امت مسلمہ کے لئے روزے کیوں فرض کئے گئے۔ اس کا سب سے اہم اور بڑی وجہ یا فائدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں "لعلکم تتقون" کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے یعنی روزوں کا مقصود حصول تقوےٰ ہے جو کہ ہر مومن بندے کی روحانی زندگی کے قیام اور حصول ترقیات کے لئے نہایت ضروری ہے سیدنا و مولانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اشعار میں تقوےٰ کی اہمیت یوں بیان فرماتے ہیں

ہمیں اس یار سے تقوےٰ عطا ہے
نہ یہ ہم سے کہ احسان خدا ہے
کرو کوشش اگر صدق و صفا ہے
کہ یہ حاصل ہو جو شرط لقا ہے
یہی آئینہ خالق نما ہے
یہی اک جوہر سیف دعا ہے
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے (الہامی)
یہی اک فخر شان اولیا ہے
بجز تقوے زیادت انبیاء کیا ہے
ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے
اگر سوچو یہی دارالجزا ہے
مجھے تقویٰ سے اس نے یہ جزا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

آگے فرماتے ہیں :-

عجب گوہر ہے جس کا نام تقوے
مبارک وہ ہے جس کا کام تقوے
سنو ہے حاصل اسلام تقویٰ
خدا کا عشق ہے اور جام تقوے
مسلمانو بناؤ تام تقوے
کہاں ایمان اگر ہے خام تقویٰ (درثمین)

ملفوظات جلد دوم میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :

"تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے تقویٰ کے معنے ہیں ہر ایک باریک در باریک رگ گناہ سے بچنا تقوےٰ اسکو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کرے" ص۲۲

"تقویٰ کا اثر اسی دنیا میں متقی پر شروع ہو جاتا ہے یہ صرف ادھار نہیں نقد ہے بلکہ جس طرح زہر کا اثر اور تریاق کا اثر فوراً بدن پر ہوتا ہے۔ اسی طرح تقویٰ کا اثر بھی ہوتا ہے" ص۲۲

غرض مذکورہ بالا ارشاد عالیہ کے مطابق تقوےٰ درحقیقت نفس کی ایک کیفیت کا نام ہے جس میں وہ معمولی سے معمولی برائی بلکہ ایسے مشکوک عمل جس میں بظاہر بدی نظر نہ آتی ہو سے بھی پرہیز کرتا ہے بالفاظ دیگر ایسی باتیں یا عادتیں جن سے روح کی صحت اور بلندی اور پاکی مجروح ہوتی ہو اور روحانی اور اخلاقی کیفیت میں کمزوری اور انحطاط پیدا ہوتا ہو ان سے بچنے کا نام تقوےٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق روزہ تقوےٰ کے حصول اور اس پر دوام کا بہترین ذریعہ ہے۔

ایک کمزوری چھوڑنے کی تحریک

بالآخر سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے اور حصول ثواب کے لئے میں احباب جماعت کو یاد دلاتا ہوں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ اپنی زندگی میں متعدد بار رمضان شریف کے مہینہ میں یا اس سے قبل احباب جماعت کو توجہ دلاتے رہتے تھے۔ کہ اس مبارک اور روحانی مجاہدوں کے مہینہ میں دوست اپنی کم از کم ایک کمزوری دور کرنے کا عہد کریں اور پھر استقلال سے اس عہد میں ہمیشہ قائم رہیں اگر وہ آج دنیا میں موجود ہوتے تو وہ ان مبارک دنوں کی برکات سے فائدہ اٹھانے کا نہ صرف یہ طریق بلکہ کئی اور مفید اور اہم امور کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے اور تحریکیں فرماتے (باقی ص۸ پر)

قیامت تک یادگار اور مشعلِ راہ

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں :-

"یہ کام (تالیف اصحاب احمدؑ) گویا تاریخ احمدیت میں قیامت تک یاد رہے گا اس سے استفادہ اٹھانے والے آپ کو مسلسل ثواب پہنچانے والے ثابت ہوں گے۔ اس قسم کی کتب جو در اصل تاریخ ہیں آئندہ نسلوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوتی ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء" (ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

انعامی اعلان

ماہنامہ الفرقان جنوری ۱۹۶۲ء میں درس الحدیث کے زیر عنوان ایک حدیث اور اس کا ترجمہ شائع کرتے ہوئے اعلان کیا گیا ہے کہ اس حدیث کی روشنی میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر میٹرک تک کے طلبہ و طالبات میں سے جس کا مضمون بہترین ہو گا اسے دس روپے نقد انعام دیا جائے گا۔ نیز اس کا مضمون بھی رسالہ میں شائع ہو گا۔ یہ مضمون ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ ہجری تک ادارہ الفرقان ربوہ میں پہنچ جانا چاہیئے۔ طلبہ و طالبات کے لئے عمدہ موقع ہے۔ (ابو العطاء جالندھری)

خریداران الفرقان کیلئے اطلاع

ماہ جنوری ۱۹۶۲ء کا رسالہ الفرقان عین وقت پر یعنی دس تاریخ کو پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ خریدار حضرات مطلع رہیں یہ رسالہ بھی حسب معمول اہم مضامین پر مشتمل ہے اگر کسی دوست کو بیس جنوری تک رسالہ موصول نہ ہو تو اس کی طرف سے اطلاع ملنے پر دفتر ایک اور پرچہ رسالہ بھیج دے گا۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- مکرم چوہدری منظور حسین صاحب کاہلوں آف چہور سابق امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ حال مقیم حیدر آباد (سابق سندھ) عرصہ تقریباً ایک سال سے بعارضہ پیچش بیمار چلے آتے ہیں۔ کافی علاج کیا گیا۔ مگر صحت نہیں ہوئی۔ بلکہ تازہ اطلاع کے مطابق خرابی جگر کا عارضہ بھی لاحق ہو گیا ہے جس کی وجہ سے چہرہ وغیرہ متورم ہو گیا ہے۔ جس سے تشویش مزید پیدا ہو گئی ہے۔ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شافی حقیقی محض اپنے فضل سے چوہدری صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور اس صالح، مخلص، خادم احمدیت اور نافع الناس وجود کو لمبی اور کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین (تاج الدین لائلپوری ربوہ ناظم دار القضاء)

۲- آجکل ہم کچھ مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات دور فرمائے۔ (خواجہ محمد مرزا رشید انور - لاہور)

۳- میری والدہ صاحبہ ایک عرصہ سے سول ہسپتال ہسپتال میں پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے زیر علاج ہیں۔ درد زیادہ صورت اختیار کر گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (رشید احمد قریشی جنرل سیکرٹری جماعت رحیم یار خان)

۴- میری اہلیہ اور تینوں لڑکے بیمار ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد صادق داروغہ)

۵- والد صاحب کے پاؤں کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد کاملہ و عاجلہ صحت عطا فرمائے۔ آمین

(محمد حنیف ایسی وی ماسٹر بمقام ڈاکخانہ اور حال تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا)

۶- مکرم چوہدری غلام احمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ پاکپتن و ناظم مجلس انصار اللہ ضلع منٹگمری ہو دن سے بعارضہ بخار اور انفلوئنزا بیمار ہیں۔ بے چینی زیادہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ (خاکسار عبد الرحمٰن)

۷- محترم امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الحکیم صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ضلع لاہور کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ معدہ بیمار رہتا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

(خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی آف زندگی)

ڈاکٹروں اور وکیلوں کیلئے ایک نیک مثال

مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور اپنی ماموں زاد بہن مکرمہ ڈاکٹر زبیرہ صالحہ بنت چوہدری عبد الرشید صاحب آرڈیننس آفیسر لاہور چھاؤنی کی طرف سے ۱۵۰/- روپے بطور چندہ مساجد ممالک بیرون ارسال فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

یہ ان کی (مکرمہ ڈاکٹر زبیرہ صالحہ کی) پہلی آمد ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ ثواب کے موقع عطا فرمائے۔ اور ان کے کام میں برکت ہو۔"

قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ڈاکٹر و وکلاء حضرات کو یاد دہانی کے طور پر عرض ہے کہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے جو ذمہ داری معین فرمائی ہے اسے نبھانے میں وہ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونے دیں۔ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا نیک مثال کو اس طبقہ کے جملہ افراد کے لئے تحریص و ترغیب کا باعث بنائے۔ آمین (وکیل المال اول)

رسالہ تحریک جدید کے کام کی وسعت - مفت

مذکورہ بالا عنوان کے تحت محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی ایک تقریر رسالہ کی صورت میں شائع کروائی گئی ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کوشش کی گئی تھی کہ ہر جماعت کے عہدیداران کے ہاتھوں میں یہ رسالہ پہنچ جائے تاہم جن کو رسالہ کو نہ مل سکا ہو وہ ایک کارڈ لکھکر دفتر ہذا سے مفت منگوا سکتے ہیں۔ غیر از جماعت معقول کے لئے بھی یہ رسالہ راہنمائی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہر لائبریری میں اس کا کم از کم ایک نسخہ رکھوانا از بس ضروری ہے۔ ہمیں دوستوں کے اس مطالبہ کو پورا کرنے میں بہت خوشی ہو گی۔ (وکیل المال اول)

اعلانات دار القضاء

۱- بمقدمہ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ساکن گوکھووال ضلع لائلپور بخلاف چوہدری مظفر احمد صاحب (وغیرہ) ولد چوہدری محمد صدیق صاحب آف گوکھووال اپیل منجانب چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مبلغ ۲/۱۰۶ روپے چوہدری مظفر احمد صاحب وغیرہ تین ماہ کے اندر چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب کو ادا کریں۔ میعاد اپیل ایک ماہ ہے۔ چوہدری مظفر احمد صاحب کو بوجہ عدم پتہ اطلاع نہیں دی جا سکی۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے

ناظم دار القضاء ربوہ

۲- مکرم مرزا احمد خان صاحب مرحوم کے ورثاء لطیف احمد صاحب رفیق احمد صاحب وسیم احمد صاحب طاہر اور متین احمد صاحب پسران و میمونہ سلطانہ صاحبہ طاہرہ سلطانہ صاحبہ امینہ سلطانہ صاحبہ اور قدسیہ تبسم صاحبہ دختران۔ مرزا احمد خان صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ خان صاحب مرحوم کے مکان واقع محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ رقبہ ایک کنال قطعات ۱۲/۱۱ کے جملہ حقوق مالکانہ ہماری والدہ صاحبہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دئے جائیں تا ان کو یہ مکان رہن و بیع کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ ہمارے علاوہ مرحوم کی جائیداد کا کوئی وارث نہیں ہے۔ اس درخواست پر محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ کے بھی دستخط موجود ہیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے — ناظم دار القضاء ربوہ۔

۳- محترم کیپٹن ڈاکٹر شبیر محمد خان صاحب مرحوم کے ورثاء مکرم محمد صادق صاحب پرویز مکرم محمود احمد صاحب مکرم ممتاز احمد صاحب اور مکرم منصور احمد صاحب پسران و محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اور محترمہ سرفراز بیگم صاحبہ دختران مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم) نے درخواست دی ہے کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم محلہ دار البرکات ربوہ کے سیکرٹری مال تھے مرحوم کے ذمہ مبلغ ۵۰۹/۰۶ روپے چندہ کے ثابت ہیں۔ یہ رقم صدر محلہ دار البرکات مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد کو مرحوم کی امانت ۱۳۲۰ تحریک جدید ربوہ میں جمع شدہ مبلغ ۶۲۸/- روپے میں سے دے دی جائے۔ اور بقیہ رقم مکرم محمد صادق صاحب پرویز سرکل آفس ایل جے سی سرگودھا کو دی جائے اس درخواست پر مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد صدر محلہ دار البرکات ربوہ کی تصدیق بھی درج ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

رمضان المبارک کی برکات

(بقیہ صفحہ ۵)

پس یہ عاجز اس وقت حضرت میاں صاحب مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اس نہایت مفید تحریک کی طرف احباب کی توجہ مبذول کراتا ہوا عرض کرتا ہے کہ ہم میں سے ہر احمدی پوری کوشش کرے کہ وہ اس مہینہ میں اپنی کم از کم ایک کمزوری دور کرے اور ہمیشہ کے لئے ترک کرنے کا پکا عہد کریں اور پختہ عہد باندھیں کہ وہ اس کے فضل اور توفیق کے ساتھ آئندہ اس کمزوری سے کلی طور پر مجتنب رہیں گے اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ایسا پکا عہد کر سکیں اور رمضان المبارک کی برکات سے صحیح طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔

خاکسار یہاں پر مختصراً بیان کرتا ہے بعض جماعتی مشکلات بھی ہیں اس لئے اس موقعہ پر یہ عاجز بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہے کہ وہ یہاں کی جماعتی مشکلات کی دوری اور جماعت کی کامیابی اور ترقی اور خاکسار کی صحت کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صحت کاملہ عطا کرے اور اپنی رضا کے مطابق زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا کرے آمین۔

مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب کی وفات

ربوہ۔ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۶۴ء بروز جمعرات بوقت پونے ۸ بجے شب مکرم ماسٹر حمید احمد صاحب سنیاسی (ٹیچر تعلیم الاسلام پرائمری سکول ربوہ) کے والد مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر سو سال سے اوپر بیان کی جاتی ہے جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اس کے قریباً ۱۰ سال بعد وصیت کی

مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۶۴ء کو بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دار الضیافت کے سامنے گراؤنڈ پلاٹ میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا قبر تیار ہونے پر مکرم منشی رمضان علی صاحب صدر محلہ دار الصدر شرقی نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

تعمیر مساجد کے لئے مالی جہاد

مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب آف ٹھکاریاں چک ۱۵۸/ایچ آر ضلع بہاولنگر تحریر فرماتے ہیں۔

"میں نے کچھ عرصہ پیشتر مسجد زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں مبلغ -/۲۵ روپے دینے کا وعدہ کیا تھا اب جب اس وعدہ کی ادائیگی کا وقت آیا تو خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے راستہ میں جب مالی قربانی یا مالی جہاد کرنا ضروری ہے تو پھر بہتر ہوگا کہ بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیا جاوے اس لئے اب میں بجائے -/۲۵ روپے کے مبلغ یکصد پچیس (-/۱۲۵) روپے ارسال کرتا ہوں"

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ محترم چوہدری صاحب موصوف کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور ان کے تمام نیک مقاصد کو پورا فرما کر ہمیشہ انھیں اور ان کے تمام خاندان کو اپنی خاص برکتوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے آمین

دیگر مخلصین بھی اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

شکریہ احباب و درخواست دعا

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالےٰ نے اس عاجز کی جان بخش دی اور دوبارہ ربوہ دیکھنا نصیب ہوا لیکن ابھی تک تھوڑا سا زخم باقی ہے۔ ۴ ماہ کے بعد میو ہسپتال لاہور سے واپس گھر آگیا ہوں مگر روزانہ ہوتی ہے مکمل آرام آجانے کے دو ماہ بعد مصنوعی ٹانگ بن سکیگی، انشاء اللہ تعالےٰ اس لئے جملہ احباب جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و درویشان قادیان کی خدمت میں مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (خاکسار غلام حسین اوورسیئر۔ دار البرکات ربوہ۔

نوٹ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاھم اللہ (مینجر)

پاکستان ویسٹرن ریلوے ڈویژنل آفس کوئٹہ

نوٹس

کوئٹہ ڈویژن میں حسب ذیل آسامیاں دفتر ہذا میں چناؤ کے ذریعے پر کرنے کے لئے مغربی پاکستانی شہریت کے حامل اور سول ڈسٹرکٹس یعنی کوئٹہ پشین ژوب، سبی لورالائی۔ چھگائی۔ قلات خاران۔ مکران اور جیکب آباد سے تعلق رکھنے والے امیدواروں سے ایمپلائمنٹ ایکسچینج کی وساطت سے درخواستیں مطلوب ہیں ان آسامیوں میں سے ۱۰ فیصد اور ۳۳ فیصد آسامیاں بالترتیب شیڈول کاسٹس سے تعلق رکھنے والوں اور ریلوے ملازمین کے بیٹوں/پوتوں۔ (ددھیال اور ننھیال دونوں طرف سے) اور زیر کفالت بھائیوں (جن کا باپ فوت ہو چکا ہو) کے لئے مخصوص ہیں ریلوے ملازمین کے بیٹوں/پوتوں وغیرہ کے لئے ۳۳ فیصد مخصوص آسامیوں کے لئے زیر غور امیدوار اپنی درخواستوں کے ساتھ حسب ذیل دستاویزات بھی فراہم کریں۔

ا۔ اس امر کا ثبوت کہ امیدوار کا والد۔ دادا۔ نانا یا بھائی مستقل/کنفرمڈ ملازم ہے/تھا۔ زیر کفالت بھائیوں کی صورت میں اس سلسلہ کا سرٹیفکیٹ کہ اس کا والد زندہ نہیں ہے اور وہ پوری طرح اپنے بھائی کے زیر کفالت ہے

ب امیدوار کے والد/دادا/نانا کے اب ریلوے ملازمت میں نہ ہونے کی صورت میں یہ واضح ثبوت کہ وہ ملازمت سے معطل یا اصطلاحی اور اپیل رولز کے تحت علیحدہ نہیں کئے گئے تھے اور یہ کہ انھوں نے گریجوایٹی/پی آئی فنڈ سے خاص رقم حاصل کی تھی۔

آسامیاں:- ۹ ٹریسرز گریڈ I (GR.-I)

اہلیتیں:- گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ سے بی کلاس سرٹیفکیٹ یا تھامسن سول انجینئرنگ کالج روڑکی (انڈیا) سے ڈرافٹسمین کا سرٹیفکیٹ یا گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول یا کسی دوسرے منظور شدہ ٹیکنیکل سکول یا کالج سے اس کے مساوی سند حاصل کی ہو۔

(ii) انگریزی میٹرک کے معیار تک جانتا ہو۔

(iii) ۱۵ مارچ ۱۹۶۴ء کو عمر کی حد ۱۸ سے ۲۵ سال تک ہے

(iv) تنخواہ اور سکیل:- ۶۰-۲-۸۰ کے مجوزہ سکیل میں -/۶۰ روپے ماہانہ تنخواہ اور قواعد کے تحت ملنے والے دیگر الاؤنس۔

ٹریسرز گریڈ I کی آسامی کے لئے بلائے گئے امیدواروں سے سادہ پین مین شپ ڈائیگرام وغیرہ بنانے اور نقشے پڑھنے اور سمجھنے کی اہلیت کا امتحان لیا جائے گا۔

درخواستیں داخل کرانے کا طریقہ درخواستیں لازماً مجوزہ فارموں پر (فارم پی ڈبلیو آر کے بڑے بڑے اسٹیشنوں سے -/۱ آنہ کے عوض قابل حصول ہیں) ایمپلائمنٹ ایکسچینج کوئٹہ کی وساطت سے داخل کرائیں فارم ان پر چھپی ہوئی ہدایات کے مطابق صحیح طریقہ سے پر کئے جائیں درخواستیں ۱۵ فروری ۱۹۶۴ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں اس کے بعد کوئی درخواست قبول نہیں کی جائے گی سرکاری ملازمین (ریلوے) اپنے محکموں کے سربراہوں کی وساطت سے درخواستیں بھیجیں۔

خصوصی مراعات:- درخواست فارم کی قیمت شیڈول کاسٹس سے تعلق رکھنے والوں سے -/۱ روپے کی بجائے ۲۵ پیسے وصول کی جائے گی اور عمر کی حد میں ۲ سال کی رعایت دی جائے گی۔

درخواستیں دستاویزات کی مصدقہ نقلوں سمیت ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر کوئٹہ کے دفتر میں ایمپلائمنٹ ایکسچینج کی وساطت سے زیادہ سے زیادہ ۲۴ جنوری ۱۹۶۴ء تک پہنچ جانی چاہییں۔ نامکمل یا دیر سے پہنچنے والی (سرکاری یا ریلوے ملازم ہونے کی صورت میں مناسب ذریعہ سے نہ آنے والی) درخواستیں قابل غور نہ ہوں گی تحریری امتحان اور انٹرویو کے لئے بلائے گئے امیدواروں کو سفری خرچ یا یومیہ الاؤنس ادا نہیں کیا جائے گا انھیں چناؤ کے موقعہ پر کوئٹہ میں رہائش اور طعام کا انتظام خود کرنا ہوگا

منتخب کردہ اور ویٹنگ لسٹ میں آنے والے امیدواروں کو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے کسی مقام پر متعین کیا جا سکتا ہے مذکورہ بالا مضمون کے بارے میں اس دفتر کی طرف سے کوئی خط و کتابت نہیں کی جائے گی

منجانب ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے کوئٹہ

ضروری اعلان برائے خریداران اخبار الفضل

کل مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۶۴ء کو اگر آپ کو اخبار الفضل نہ ملے تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ آپ کے ایجنٹ نے بل کی ادائیگی نہیں کی اور نہ بار بار توجہ دلانے کے باوجود بقایا ہی ادا کیا ہے

(مینجر روزنامہ الفضل)

مغربی بنگال کے چار اور اضلاع میں مسلمانوں کا قتل عام شروع ہو گیا

بلوائیوں پر فوج اور پولیس کو ایک سو سے زائد مرتبہ گولی چلانا پڑی

کلکتہ ۱۵ جنوری۔ فرقہ وارانہ فسادات کی آگ کلکتہ کے علاوہ مغربی بنگال کے دوسرے اضلاع میں بھی پھیل گئی ہے چنانچہ کل اضلاع ہگلی۔ نادیا۔ چوبیس پرگنہ اور بردوان میں بھی مسلمانوں کے قتل عام آتش زنی اور لوٹ مار کی متعدد وارداتیں ہوئیں اپنی جان بچانے کی خاطر ہزاروں مسلمان بنگاؤں سے بھاگ کر رانا گھاٹ پہنچ گئے کلکتہ میں گزشتہ تین روز کے دوران دو ہزار سے زیادہ افراد کو پکڑا گیا بلوائیوں کو منتشر کرنے کے لئے پولیس اور فوج نے ایک سو سے زائد مرتبہ گولی چلائی دریں اثناء حکومت نے اڑیسہ اور اترپردیش سے پولیس کی مزید کمک طلب کر لی ہے۔

نئی دہلی میں کل صبح ایک نشریہ میں بتایا کہ کلکتہ کے جن پانچ علاقوں میں فرقہ وارانہ فسادات کی آگ پھیلی ہے ان میں سے تین شہر کے جنوب اور دو شمال میں واقع ہے دریں اثنا لوٹ مار اور آتش زنی کی وارداتیں بدستور جاری رہیں پولیس اور فوج نے کل بلوائیوں اور لوٹ مار کرنے والوں کو منتشر کرنے کے لئے ایک سو سے زائد مرتبہ گولی چلائی یہ غنڈہ عناصر کرفیو اور دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گلیوں اور بازاروں میں نکل آئے تھے اور پولیس اور فوج سے مقابلہ کرنے لگے تھے۔

ایک اور اطلاع کے مطابق مغربی بنگال کے دوسرے علاقوں میں بھی مسلمانوں کا نام و نشان مٹانے کی کوششیں شروع ہو گئی ہیں چنانچہ اضلاع نادیا، ہگلی چوبیس پرگنہ اور بردوان سے بھی فرقہ وارانہ فسادات کی خبریں موصول ہوئی ہیں ان اضلاع میں فسادات کے باعث بسوں اور ریل گاڑیوں کی آمد و رفت پر کافی اثر پڑا ہے

کلکتہ شہر اور اس کے نواحی علاقوں میں جہاں مارشل لاء کے علاوہ چوبیس گھنٹے کا کرفیو بھی نافذ ہے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے لوٹ مار اور آتش زنی کی وارداتیں کل بھی جاری رہیں مغربی بنگال کے صوبائی حکام نے ایک پریس نوٹ میں کہا ہے کہ غنڈہ عناصر کے خلاف مؤثر کارروائی کرنے کے لئے کل بھی پولیس اور فوج کو کئی مرتبہ گولی چلانی پڑی جس سے متعدد افراد ہلاک ہو گئے پریس نوٹ میں مرنے والوں کی تعداد نہیں بتائی گئی معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ کے قریب الٹا ڈانگا ریلوے سٹیشن پر ہزاروں مسلح غنڈوں نے ایک مسافر گاڑی سے بعض مسلمانوں کو باہر گھسیٹ لیا اور مار مار کر انھیں ہلاک کر دیا سرکاری ذرائع کے مطابق گزشتہ تین روز میں دو ہزار سے زائد افراد کو گرفتار کیا گیا ہے اتوار کو فساد زدہ علاقوں میں آتشزنی کی سینکڑوں وارداتیں ہوئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ صورتِ حال پر قابو پانے کے لئے اڑیسہ اور اترپردیش کے صوبوں سے مسلح پولیس کی کمک بلا لی گئی ہے۔ دہلی سے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اتوار سے جب سے فوج نے فساد زدہ علاقوں کا نظم و نسق سنبھالا ہے صورتِ حال سدھر گئی ہے کلکتہ پانچ اور نواحی بستیاں بنیا پوکر۔ کریا، انٹالی، ٹالٹا اور بیگھی نات بھی کل فوج کے سپرد کر دی گئی ہیں قبل ازیں فوج نے پانچ علاقوں کا نظم و نسق سنبھالا تھا گیا رھواں علاقہ موشی پاڑا عنقریب فوج کے سپرد کر دیا جائے گا تاہم اس کا انحصار مزید فوجی دستے کلکتہ پہنچنے پر ہے۔ کل رات وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندا نے بتایا کہ شہر میں مارشل لاء نہیں لگایا ہے بلکہ تمام قانون اور انتظامی اختیارات فوج کے حوالے کئے گئے ہیں جیسا کہ مارشل لاء میں دیئے جاتے ہیں

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسٹر نندا نے ہی دو روز قبل مارشل لاء کے نفاذ کا اعلان کیا تھا انھوں نے کل کلکتہ میں بتایا کہ موجودہ صورتِ حال کو زیادہ عرصہ تک برداشت نہیں کیا جائے گا فوج کو اپنا کام مستعدی سے کرنا چاہیئے۔

مغربی پاکستان میں شدید سردی کی لہر

لاہور ۱۵ جنوری۔ مغربی پاکستان کے شمال مغربی اضلاع میں شدید برفباری کے نتیجہ میں کل پورا صوبہ سخت سردی کی گرفت میں آگیا میدانی علاقوں میں برف باری نے لوگوں کو حیران کر دیا نیز سنقدر ورسک، مری، کوئٹہ، قلات، اور چترال ایسے پہاڑی مقامات کے علاوہ کوہاٹ، مردان، نوشہرہ، رسالپور، پشاور، راولپنڈی اور واہ چھاؤنی سے بھی برفباری کی اطلاعات ملی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مکرم شمس صاحب کی ملاقات

(بقیہ صفحہ اوّل)

کی نماز پڑھائی ہے اس پر سیدہ ام متین صاحبہ نے فرمایا کہ اگر حضور پسند فرمائیں تو شمس صاحب کو بلوا لیا جائے اس پر حضور نے فرمایا کہ ہاں بلوا لیا جائے۔ چنانچہ اس لئے آپ کو بلایا گیا ہے۔

اس کے بعد خاکسار مکرم شمس صاحب کو لے کر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے ان کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور ان سے مختلف امور کے متعلق گفتگو فرمائی۔ حضور نے دوران گفتگو میں مکرم شمس صاحب کے آبائی گاؤں سیکھواں اور ان کے زمانہ طالب علمی کا بھی ذکر فرمایا اور اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا کہ جب حضور مدرسہ احمدیہ میں پڑھاتے تھے تو شمس صاحب اس وقت مدرسہ احمدیہ کے طالب علم تھے۔ اس لحاظ سے مکرم شمس صاحب کو حضور کے شاگرد ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حضور شمس صاحب سے ان کے زمانہ طالب علمی کی باتیں سن سن کر تبسم فرماتے رہے۔

بالآخر مکرم شمس صاحب نے حضور کو جلسہ سالانہ کے بخیر و خوبی ختم ہونے پر مبارکباد دی۔ اور بہاولپور اور رحیم یار خان کے متعلق ذکر کیا کہ وہاں سخت مخالفت ہوئی تھی لیکن وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد بیس کے قریب نئے دوست جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ اس پر خاکسار نے عرض کیا کہ زمیندار لوگ اس امر سے خوب واقف ہیں کہ جس کھیتی میں کھاد زیادہ پڑتی ہے اس میں فصل بھی بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے یہ مخالفت ہمیں کھاد کا کام دے گئی اور ہماری فصل بہت زیادہ ہوئی اور جماعت نے ترقی کی۔ اس پر حضور نے بہت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس کی تائید فرمائی۔

بوقت ملاقات حضور کی طبیعت باوجودیکہ ایام جلسہ میں حضور نے ہزاروں احباب کو ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا تھا بہت اچھی تھی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پانچ ہزار روپیہ کا وعدہ

جماعت کے ایک مخیر دوست نے جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے تعمیر دفتر وقف جدید کے لئے مبلغ پانچ ہزار روپیہ کا گرانقدر وعدہ بذریعہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ ارسال فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرماوے اور دین و دنیا کی برکات سے نوازے۔ آمین۔ (ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

(محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد)

میری اہلیہ کی طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ ڈاڑھ میں شدید درد کے باعث ضعف بہت ہو گیا تھا چنانچہ بغرض علاج لاہور لے جایا گیا وہاں مکرم جناب ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب ڈینٹل سرجن نے بہت توجہ اور ہمدردی سے علاج کیا۔ دو ڈاڑھیں جن کے نیچے زخم تھا نکال دیں علاج ابھی جاری ہے تاہم پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم سید ولی اللہ شاہ صاحب کی علالت

ربوہ ۱۵ جنوری۔ محترم جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب کو گزشتہ شب بلڈ پریشر کا پھر شدید دورہ ہوا جس کی وجہ سے آپ کی طبیعت پھر زیادہ ناساز ہو گئی ہے۔ احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں۔

دورہ انسپکٹر مال وقف جدید

مکرم سید محمد محسن شاہ صاحب انسپکٹر مال وقف جدید رمضان شروع ہونے سے قبل ملتان روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ ملتان ڈویژن کے تمام اضلاع کا دورہ ختم کرنے کے بعد بہاولپور ڈویژن کی تمام جماعتوں کا دورہ کریں گے۔

امراء کرام و دیگر عہدیداران جماعت سے گزارش ہے کہ انسپکٹر صاحب سے پورا تعاون فرما دیں اور پوری کوشش کے ساتھ اپنی اپنی جماعتوں میں چندہ وقف جدید کی وصولی میں ان کی اعانت فرما دیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا۔ برادرم محمد حسین صاحب ٹیچر مڈل سکول نار آزاد کشمیر بعض مشکلات سے دوچار ہیں احباب سے درخواست ہے کہ ان کی مشکلات دور ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔ ایم ایس اختر۔ ربوہ۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲